رد تقیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و
آلہ الطیبین واصحابہ المکرمین اما بعد پوشیدہ نہ ہے کہ حضرت امیر
اور بعد اونکے ائمہ اہلبیت سلام اللہ علیہم اجمعین اور صحابہ اور تابعین باہم معتقدات دینی
مین متفق رہے اور کبھی اصول عقائد دین مین بلکہ بیاہ شادی مین بھی جدائی نہ پائی گئی
کہ جس سے معلوم ہوتا کہ آپس مین بیچ معتقدات دین کے مخالفت رکھتے ہین بلکہ
ہمیشہ ایک دوسرے کی تعریف و توصیف کرتے رہے اور یہ بات شیعہ اور اہلسنت
کی کتابون سے ثابت ہی چنانچہ کتاب نہج البلاغۃ مین کہ شیعون کی بہت معتبر
کتاب ہی لکھا ہی کہ حضرت امیر نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین فرمایا
لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصاب بہما لجرح
فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملا ترجمہ قسم
ہے جان کی کہ منصب ان دونو کا اسلام مین بڑا ہی اور واقعہ وفات ان دونو کا
اسلام مین البتہ زخم سخت ہی اللہ تعالی رحمت کرے اور جزای خیر دے انکو عوض
بہترین کامون کے کہ ان دونو نے کیے اور نور اللہ شوستری وغیرہ علمای امامیہ نے

لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادقؑ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین فرماتے ہین کہ کانا اِمامانِ
عادِلانِ قاسِطانِ کانا علی الحقِّ وماتا علیہِ فعلیہما رحمۃُ اللہِ یومَ القیمۃِ ترجمہ دونو
دو امام عادل منصف ہین تھے دونو حق پر اور مرے حق پر پس اون دونو پر رحمت خدا کی ہو دن قیامت کے
اور اس طرح کی روایتین ائمہ سے معترضین کی کتابون مین بہت ہین مگر یہان یہ دو روایتین واسطے اختصار کے
لکھی گئین حاصل اسکا یہ ہی کہ جب رسول اور عقیدہ اہلبیت اور اصحاب کے یکسان ٹھیرے تو ثابت ہوا کہ مذہب
اہل سنت کا حق ہی اس واسطے کہ بیشک اہلسنت اوسی مذہب پر ہین جسپر صحابہ اور اہلبیت تھے مگر
حضرات امامیہ ائمہ کی ایسی حدیثون کو خوف اور تقیہ پر محمول کرتے ہین اور اس پردہ مین اپنے مذہب
کو بچاتے ہین اور کہتے ہین کہ جو حدیثین کہ تعریف خلفای ثلثہ یا اور عقائد وغیرہ مین کہ موافق مذہب
اہلسنت کے امامیہ کی کتابون مین لکھی ہوئی ہین وہ سب حدیثین خوف اور تقیہ سے ائمہ نے فرمائی ہین نہ
طرین ائمہ علیہم السلام کا دین تھا جسپر امامیہ ہین اہلسنت اس بات کے جواب مین کہتے ہین کہ یہ بات امامیہ
کی بہت طرح سے قابل ماننے کے نہین ہی منجملہ اون کے اول یہ کہ نبی اور امام اللہ کا حکم پہونچانے مین
کسی سے نہین ڈرتے ہین اور گمراہون کی راہنمائی مین ہرگز سستی نہین کرتے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی
الَّذِینَ یُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللہَ ترجمہ وہ جو پہونچاتے ہین
پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اوس سے اور نہین ڈرتے کسی سے سوا اللہ کے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر
خلفای راشدین قابل تعریف کے نہوتے تو ائمہ ہرگز اونکی مدح نکرتے اور بندگان خدا کو دہوکا نہ دیتے
نَعُوذُ بِاللہِ مِنْ ذٰلِکَ دوسرے یہ کہ اگر از خوف جان یا اوسکے سبب حق بات نہین کہ سکتے تھے
تو ہجرت ائمہ پر واجب تھی بموجب آیت وافی ہدایت کے اِنَّ الَّذِینَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِہِمْ
قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللہِ وَاسِعَۃً
فَتُہَاجِرُوْا فِیْہَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰہُمْ جَہَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ترجمہ جن لوگون کی جان
کھینچتے ہین فرشتے اوس حال مین کہ وہ برا کر رہے ہین اپنا کہتے ہین کہ تم کس بات مین تھے وہ کہتے ہین
ہم تھے مغلوب اس ملک مین کہتے ہین کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہان سو ایسون کا ٹھکانا

ہی دوزخ اور بہت بری جگہ پہونچے اور علمای امامیہ مین سے محمد بن المرتضی صاحب الوافی نے اس
آیت کے بیان مین لکھا ہی وَفِي الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى وُجُوبِ الْهِجْرَةِ مِنْ مَوْضِعٍ لَا يَتَمَكَّنُ
الرَّجُلُ فِيهِ مِنْ إِقَامَةِ دِينِهِ ترجمہ یہ آیت دلیل ہی واجب ہونے مین ہجرت کے اوس جگہ سے
کہ جہان آدمی اپنا دین قائم نکر سکے انتہی جب باوجود اس حکم الہی کے ائمہ نے ہجرت نکی بلکہ کبھی قصد
بھی نکیا تو ثابت ہوا کہ یہ روایتین ائمہ نے تقیہ سے نہین فرمائین اسواسطے کہ ہجرت نکرنا ائمہ کا
باوجود واجب ہونیکے محال ہی اور کوئی اسبات کا خیال نکرے کہ شاید ائمہ نے بسبب [illegible] کے
ہجرت نکی ہو سو یہ غلط ہی اس لیے کہ استطاعت ائمہ کی طرفین کی کتابون سے ثابت ہی اور حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ کی استطاعت تو ذو الفقار مین بھی موجود ہی کہ ہمراہیان حضرت زید شہید کو لاکھ دینار
تقسیم کیے تیسرے یہ کہ فقط ائمہ کو خوف جان کا اعدای دین سے نہین ہوا بلکہ سب پیغمبرون کو
خوف قتل رہا اور بہتیرے اون مین سے قتل بھی ہوئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَقْتُلُونَ
النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اب یہ فرمایئے کہ کس نبی نے جان کے ڈرسے کافرون اور منافقون کی
تعریف فرمائی یا اون کے آئین کے موافق خلق اللہ کو راہ دکھائی کہ جس پر ہم قیاس کرین کہ یہ فعل ائمہ
کا موافق فعل انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے ہی اور جب اس طرح کی بات کسی نبی سے خصوصاً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیعہ سنی کی کتابون مین ثابت نہین تو نسبت تقیہ کی ائمہ پر ایسی حدیثون
مین بیجا ہی چوتھے یہ کہ اماموں کا ہونا واسطے ہدایت و راہنمائی گمراہون کے ہی پھر جب ائمہ
ظالمون کے ڈرسے خلاف نبیون کے طریقہ کے دین کے دشمنون کی تعریف کرین اور حق بات
کو چھپائین تو ہدایت کیسی یہ تو نعوذ باللہ منہا گمراہ کرنا خلق کا ہی اسواسطے کہ جن لوگون کے سامنے
ایسی حدیثین فرمائین اور اون لوگون نے حق سمجھ کے اون پر عمل کیا پھر گمراہی مین اون لوگون کی
کیا باقی رہا اور حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر تم میرے اہلبیت اور قرآن کو پکڑوگے
یعنی اون کے حکم کے موافق کروگے تو گمراہی سے میرے بعد بچوگے اس صورت مین امامیہ کو چاہیے
کہ ائمہ کی ایسی حدیثون کو تقیہ سے نجانین ورنہ اس حدیث کو جھوٹ جانین پانچوین یہ کہ حضرت

امام باقرؑ اور صادقؑ علیہما السلام کو حکم تقیہ کا تھا بلکہ امر الٰہی یون تھا کہ نصیحت کرین اور فتوی دین اور اہلبیت کے علم کو رواج دین اور اپنے باپ دادا کو سچا کرین اور کسی سے نہ ڈرین کہ کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی جیسا کہ عبارت خاتم ذہب سے کہ حضرت جبرئیل لائے تھے اور کلینی مین موجود ہی معلوم ہوتا ہی اس صورت مین بھی امامیہ کو لازم ہی کہ ان دونو اماموں کے روایات کو جو تعریف خلفائے ثلثہ مین ہے اور روایتون سے کہ مطابق مذہب اہل سنت کے ہین تقیہ سے نجا مین اور ان پر عمل کرین اور دامن ائمہ طاہرین کو لوث تقیہ سے آلودہ نکرین تتمہ یہ کہ اگر ائمہ کو تقیہ اور خوف سے خلاف حق کے کہنا درست ہوتا تو حضرت امام حسین بھی یزید کی بیعت کر لیتے اور اپنی تئین مع اہلبیت کے فوج یزید سے قتل اور اسیر ہونا روا نرکھتے الغرض ان سب صورتون سے ثابت ہی کہ حدیثین ائمہ کی جو مطابق مذہب اہل سنت کے کتب امامیہ مین واقع ہین ہرگز ائمہ نے دشمنون کے خوف سے نہین فرمائین جس طرح کہ شیعہ گمان کرتے ہین بلکہ مطابق حق کے فرمایا جیسا کہ اہل سنت کہتے ہین مثل مشہور ہی کہ عیان را چہ بیان اب اللہ تعالی اپنے فضل سے سب مومنین کو توفیق انصاف کی عنایت کرے اور ہم کو بھی محفوظ رکھے اور اس رسالہ کو کہ نام انکار و تقیہ ہی قبول فرمائے والحمد للہ تعالی علی اتمام ہذہ

تمت

مطبع نظامی واقع کانپور مین مہینے جمادی الاولی ۱۲۶۸ ہجری مین مطبوع طبع ہوا +

ضمیمہ [illegible]